وفاق المدارس ——— دنیا کا منفرد تعلیمی بورڈ

قاری نوید مسعود ہاشمی

وفاق المدارس العربیہ، پاکستان کا واحد تعلیمی بورڈ ہے کہ جس میں کسی بھی قسم کی نقل نہیں ہوتی۔ ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۹ء میں جامعہ خیر المدارس ملتان میں علماء کرام کی زیر قیادت قائم شدہ اس تعلیمی بورڈ کے ساتھ پاکستان کے چاروں صوبوں، آزاد کشمیر اور شمالی علاقہ جات کے ۹ ہزار مدارس اور جامعات وابستہ ہیں۔ دنیا کا یہ واحد ''تعلیمی'' بورڈ ہے کہ جس کی بنیاد انتہائی غیر سیاسی اور خالصتاً دینی اور علمی ہے اور آج تک کسی بھی حکومت سے مدد لیے بغیر اس ''بورڈ'' نے جہالت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں اور ظلمتوں کے مقابلے میں علم کی نورانی کرنوں کو پھیلانے میں اہم کردار ادا کیا۔ یاد رکھیے ''علم'' ایک سمندر ہے اور عظیم سمندر کے تمام تر چشمے عظیم تر آسمانی کتاب مقدس، قرآن پاک سے پھوٹتے ہیں۔ علم کو دنیا میں پھیلانے کے سب سے بڑے مبلغ، استاد اور بانی، راہبر و راہنما پیغمبر انقلاب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خود تھے۔ پیغمبر انقلاب صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں اصحاب صفہ کا مدرسہ قائم کیا تھا۔ جہاں ہر وقت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کی ایک بڑی تعداد قرآنی علوم سیکھنے کے لیے موجود رہتی تھی۔ ''وفاق المدارس العربیہ'' جن ۹ ہزار مدارس اور جامعات کا وارث ہے، یہ جامعات اور مدارس دراصل اسی اصحابؓ صفہ والی طرز تعلیمات کو دنیا میں عام کرنے کی روایات کے امین ہیں اور یہ کسی تعلیمی بورڈ کے لیے بڑے اعزاز کی بات ہے اس کی نسبت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم کردہ مدرسے کی طرف کی جاتی ہے اور وہ ساڑھے چودہ سو سال سے جاری و ساری ''علمی'' چشموں کو بڑھاوا دینے کا سبب بن رہا ہے۔ اپنی اس بات کو اگر یوں بیان کروں تو زیادہ مفید رہے گی۔ میں نے جس پرائیوٹ کالج میں تعلیم حاصل کی تھی، انھوں نے اپنا الحاق لندن کی آکسفورڈ یونی ورسٹی کے ساتھ کر رکھا تھا اور میرے کالج کے پرنسپل اس نسبت پر بڑا فخر کرتے تھے، اسی طرح پاکستان میں موجود اکثر سرکاری یا پرائیوٹ کالجز اور یونی ورسٹیز کے اکابرین، اپنے تعلیمی نصاب اور طرز تعلیم کو برطانیہ اور امریکہ میں موجود یونی ورسٹیوں کی طرف منسوب کر کے، اس پہ خوب فخر کرتے ہیں جو یقیناً ان کا حق ہے مگر ''وفاق المدارس'' نے دینی مدارس و جامعات کے ذریعے، اسلامی و دینی، غیرت و حمیت پر مشتمل اصحاب صفہؓ والی تعلیمات کو عام کرنے میں جو تاریخ ساز کردار ادا کیا ہے۔ وہ قابل صد تحسین ہے۔ مدارس اور جامعات کے تعلیمی ماحول میں، ''علم'' کے ساتھ ساتھ طالب علم کی کردار سازی بھی کی جاتی ہے، انہیں، ادب، عاجزی، انکساری اور انسانی حقوق کی پاسداری کا درس بھی دیا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ ۹ ہزار مدارس کے تعلیمی بورڈ سے وابستہ ۶ لاکھ سے زائد طلباء نے آج تک کبھی اپنے مدرسے کے تقدس کو پامال نہیں ہونے دیا۔ کسی مدرسے کے طلباء نے کبھی بھی کسی استاد کے گریبان پر

ہاتھ نہیں ڈالا۔ کسی مدرسے میں کبھی کوئی ہڑتال یا توڑ پھوڑ نہیں ہوئی۔ ایک مدرسے میں کئی کئی ہزار طلباء سالوں اکٹھے رہتے ہیں۔ ایک دسترخوان پر بیٹھ کر، اکٹھے کھانا کھاتے ہیں مگر مدرسے کے کسی ہاسٹل میں کبھی کوئی دنگا فساد، اسلحہ کا استعمال یا ایک دوسرے کے خلاف گروپ بندی نہیں ہوئی۔ اس کے برعکس حکومتی سرپرستی میں چلنے والے نظام تعلیم کو دیکھیں تو ہمارے کالجز اور یونی ورسٹیوں میں ہونے والے لڑائی جھگڑوں، دنگا فساد اور طلباء کے ہاسٹلز سے پکڑے جانے والے اسلحے کے ذخائر کی خبروں سے ہمارے اخبارات کے صفحے سیاہ رہتے ہیں۔

کتنے ہی قابل احترام پروفیسرز اور اساتذہ ایسے اب بھی موجود ہیں کہ ان کے شاگردوں نے ہی ان پر تشدد کیا، اس وقت بھی کراچی کے کالجز اور یونی ورسٹیوں میں طلباء تنظیموں کے درمیان ہونے والا تصادم زبان زد عام ہے۔ گزشتہ دنوں ہی کالج کے ایک طالب علم کو دوسری مسلح تنظیم نے اغوا کر کے ٹکڑوں میں بانٹ دیا، حالانکہ پروفیسرز اور اساتذہ معاشرے کا قابل احترام طبقہ ہوتے ہیں۔ کسی حلالی شاگرد کے لیے اس کا استاد روحانی باپ کی حیثیت رکھتا ہے، مگر لارڈ میکالے کے نظام تعلیم نے ہمارے معاشرے کے ممتاز ترین طبقے، اساتذہ کو اپنے ہی شاگردوں کے ہاتھوں جس بری طرح بے توقیر کر دیا ہے وہ پوری قوم کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔ میں خود ایک کالج کا پڑھا لکھا ہوں اس لیے جدید علوم، خواہ وہ انگلش میں ہوں یا جائنز میں ان کی کبھی مخالف نہ کی ہے اور نہ کر سکتا ہوں مگر ارباب حل وعقد سے بڑی دل گرفتگی سے کہوں گا کہ ایسے جدید علوم کو حاصل کرنے کا بھی کیا فائدہ کہ جس میں بوڑھے والدین کو ''اولڈ ہاؤس'' میں جمع کروانا پڑ جائے اور روحانی باپ یعنی استاد کو اپنے شاگرد کے ہاتھوں عزت بچانا مشکل ہو جائے۔ ایسی جدید تعلیم کہ جس میں ماں، بہن، بیٹی کے رشتوں کا تقدس پامال ہو وہ تعلیم نہیں بلکہ غلاظت، گمراہی اور شیطنت ہوا کرتی ہے۔ لارڈ میکالے کا نظام تعلیم دراصل اسلامی نظام تعلیم کا متضاد ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کالجز کے طلباء کے ذہنوں میں مسٹر اور ملا کے تصور کو طالب علمی دور ہی سے اُجاگر کر دیا جاتا ہے۔

کیا یہ بات باعث حیرت نہیں ہے کہ پاکستان کے بعض کالجز اور یونی ورسٹیوں کے ہاسٹلز سے متعدد مرتبہ اسلحے کے انبار پکڑے گئے۔ طلباء تنظیموں کی آپس کی لڑائیوں سے کالجز کے اندر سینکڑوں نوجوان طالب علم جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ مگر کسی برطانوی، امریکی یا پاکستانی حکمران نے ان پر دہشت گردی کا الزام عائد نہیں کیا ہے اور وفاق المدارس سے ملحقہ ۹ ہزار مدارس کے کسی ہاسٹل سے کبھی اسلحہ برآمد نہیں ہوا، ان مدارس میں تعلیم حاصل کرنے والے ٦ لاکھ سے زائد طلباء میں کبھی کوئی تصادم نہیں ہوا، لیکن اس کے باوجود امریکہ اور برطانیہ کے حکمران مدارس پر ''دہشت گردی'' کے مکروہ الزامات عائد کرتے ہیں اور اپنے آپ کو روشن خیال کہلانے کے لیے پاکستان کے حکمران نہ چاہتے ہوئے بھی ان کی ہاں میں ہاں ملا دیتے ہیں۔ کوئی بھی ذی شعور انسان جب مدارس کے نظام تعلیم اور امریکی دباؤ پر لگنے والے ان پر الزامات کا جائزہ لیتا ہے تو اس پر یورپی حکومتوں کی بے انصافی، بے حسی اور دوغلی پالیسی روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کیوں کہ امریکہ اور یورپ، جھوٹ اور منافقت کو اپنی بنیادی پالیسی بنا چکا ہے۔ عراق پر مسلط کردہ جنگ اس کا واضح ثبوت

ہے۔اہل یورپ کے پالیسی میکر جانتے ہیں کہ یورپ سے درآمد شدہ لارڈ میکالے کا نظام تعلیم ،لیس سر،او کے سر سکھاتا ہے۔شاہوں کے دروں پر سجدہ ریزی کرنا سمجھاتا ہے۔انسان کو غلام درغلام بناتا ہے اور مدارس میں پڑھایا جانے والا ، اصحاب صفہؓ کا نظام تعلیم ،انسانوں کو انسانوں کی غلامی سے نجات دلاتا ہے۔بھٹکے ہوؤں کو سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔لا کی تلوار سے تمام تر زمینی جھوٹے خداؤں کے سروں کو اڑا دیتا ہے۔مدارس کا نظام تعلیم ماں ،بہن ،بیٹی کی تمیز سکھاتا ہے۔والدین کو ان کے حقوق دیتا ہے،اساتذہ کا احترام سکھاتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ مدارس میں پڑھایا جانے والے نصاب تعلیم انسان کو اس کی خودی کی پہچان کرواتا ہے۔دنیا میں نافذ شدہ تمام نظام باطلہ کی نفی کرتا ہے۔یہی وہ دکھ ہے کہ کفریہ طاقتوں کو کھائے جارہا ہے کہ کسی نہ کسی طرح اس نیٹ ورک کو تباہ کر دینا چاہیے کہ جو نیٹ ورک ہر دور میں سچا،کھرا اور خالص مدینہ والا نظام تعلیم آگے بڑھائے چلا جارہا ہے۔لیکن:

نورخدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

نیکی اور بدی کی جنگ ازل سے جاری اور تاابد جاری رہے گی۔برائی کے غلبہ پانے سے یا شیطانی قوتوں کے طاقتور ہو جانے سے کبھی بھی اچھائی یا نیکی کی حیثیت کم نہیں ہوا کرتی۔دوسروں کے محل دیکھ کر جھونپڑیوں کو آگ لگا دینے والے دراصل،احمقوں کے ٹولے سے تعلق رکھنے والے ہوتے ہیں۔تعلیم جدید ہو یا قدیم اس کو حاصل کرنا انتہائی ضروری ہے۔لیکن جدید تعلیم کے شوق میں اپنی ناکامیوں،نامرادیوں،بزدلی اور بیوقوفیوں کو مدارس کے کھاتے میں ڈال دینا بھی دانش مندی قرار نہیں دیا جاسکتا۔جدید علوم کے ذریعے جو غوری اور حتف میزائل تیار کیے گئے تھے اور پھر قوم کے لاکھوں روپے خرچ کر کے ان کے ماڈل پاکستان کی مختلف شاہراؤں پر نصب کیے گئے تھے۔آج شرمندگی سے ان کو اتارا جارہا ہے!ایٹم بم جیسی طاقت رکھنے کے باوجود پاکستان میں سب سے زیادہ جدید علوم کے ماہر اور معتبر ترین انسان ڈاکٹر عبدالقدیر کو نظر بندیوں اور ناروا پابندیوں سے کیوں گزارا جارہا ہے،پس یہ مان لینا چاہیے کہ مسئلہ جدید یا قدیم علوم کا نہیں ہے۔آج تک کسی مدرسے نے کبھی کسی کو جدید علوم حاصل کرنے سے منع نہیں کیا اور نہ ہی کبھی کسی اسکول،کالج یا یونی ورسٹی سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ تم ''مولوی'' تیار کیوں نہیں کرتے چونکہ تم مولوی تیار نہیں کرتے اس لیے تم ناکارہ اور دہشت گرد ہو،اگر کوئی یہ کہے گا بھی تو احساس کمتری کا مریض قرار پائے گا اور پھر مدارس سے یہ مطالبہ کرنا تم انجنیئر یا ڈاکٹر تیار کیوں نہیں کرتے کہاں کا انصاف ہے؟اگر کوئی انسان یہ مطالبہ کرنے والے سے یہ پوچھ لے،تم بتاؤ گزشتہ ۵۶ سال سے تمہارے کالجز اور یونی ورسٹیوں نے جو ڈاکٹروں اور انجنیئر وں کی فوجیں تیار کی ہیں۔اس سے اس ملک کا کون سا فائدہ ہو گیا۔غریب کا کیا بھلا ہوا...... بلکہ فرنگی کے نظام تعلیم نے جتنے زیادہ ڈاکٹر پیدا کیے۔غریب پاکستانی کے لیے علاج اتنا ہی مہنگا ہو گیا...... غریب کا کیا بھلا ہوا...... غیروں کا دل لبھانے کے لیے بھرے بازار میں کپڑے اتار دینے والے کبھی کامیاب نہیں ہوا کرتے۔میں کسی ڈاکٹر یا انجنیئر کا مخالف نہیں ہوں...... مگر ان کو بنیاد بنا کر اہل مدارس کو طعنے دینے والے...... احساس کمتری کے مریضوں کو بھی یہ بات سمجھ لینا چاہیے کہ مدارس کے طلباء ہوں یا کالجز کے طلباء...... یہ

سارے ہمارا قومی اثاثہ ہیں اور مستقبل کے معمار ہیں۔ ان مستقبل کے رکھوالوں کو، ایک دوسرے کا دشمن مت بناؤ بلکہ ان کے درمیان محبت والفت اور ذہنی ہم آہنگی پیدا کرنے کے لیے ملکی سطح پر ایسا نظام تعلیم وضع ہونا چاہیے کہ جس سے یہ ساری قوت ایک اکائی کے طور پر سامنے آئے اور یہ کام وہی تعلیمی بورڈ کر سکتا ہے کہ جس کے دامن پر آج تک، کرپشن، نقل، چور بازاری، اقربا پروری کے چھینٹے نہیں پڑے...... پوری دنیا میں اس وقت ۱۹۲ نظام قائم ہیں۔ ۱۹۲ نظام تعلیم کے شعبوں کو فروغ دے رہے ہیں۔ ان ۲۹۱ نظاموں میں کوئی نظام تعلیم ایسا نہیں ہے جس پر آج تک کرپشن، لوٹ کھسوٹ اور فریب کاری کا الزام نہ لگا ہو، انتہا تو یہ ہے کہ آکسفورڈ اور کیمبرج تک کے تعلیمی نظاموں میں نمبروں میں ردوبدل کے اسکینڈل سامنے آئے۔ گزشتہ سال کا وہ واقعہ تو آج بھی ذہنوں میں تازہ ہے کہ کسی نے پینٹا گون کے کمپیوٹر میں گڑبڑ کر کے ہزاروں کارکنوں کے نمبر آگے پیچھے کر دیئے تھے، دنیا میں چلنے والے ۱۹۲ نظاموں میں واحد ''وفاق المدارس'' کے نام سے قائم شدہ ایسا ادارہ موجود ہے کہ جس کے دامن پر کرپشن، لوٹ کھسوٹ، فریب کاری یا اقربا پروری کا کوئی داغ موجود نہیں ہے۔ یہ خبر اہل پاکستان کے لے کسی خوشخبری سے کم نہیں ہے کہ ان کے وطن میں اکابر علماء کی محنتوں سے ایک ایسا ادارہ موجود ہے کہ جو اپنی مدد آپ کے تحت وطن عزیز کے لاکھوں بچوں کی نہ صرف یہ کہ پرورش بلکہ ان کی تعلیمی ضروریات بھی پوری کرتا ہے اور لاکھوں بچوں کی کردار سازی کر کے انہیں پاکستان کا مہذب، باوقار اور تعلیم یافتہ شہری بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

حکومت کو چاہیے کہ وہ ''وفاق المدارس العربیہ'' کے اکابرین پر مکمل اعتماد کرتے ہوئے ان اکابرین کی خدمات سے مکمل فائدہ اٹھائے۔ اگر حکومت میں موجود طبقے کے ذہنوں میں اہل مدارس کے خلاف نفرت پائی جائے گی تو یہ ملک وملت کے لیے بڑی بدقسمتی کی بات ہوگی۔ اقتدار کی کرسیوں پر براجمان طبقے کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ آگے بڑھے اور اہل مدارس کے خلاف عالمی سطح پر پائی جانے والے غلط فہمیوں کا ازالہ کرے۔ مدارس کو ڈرانے، دھمکانے اور جھکانے سے مکمل احتراز کرتے ہوئے مدارس کی خودمختاری کا مکمل احترام کرے۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ گزشتہ ۵۶ سالوں میں ہماری حکومتیں اپنا ہی قائم کردہ تعلیمی نظام مضبوط نہیں کر سکیں اور آج سرکار کے زیر سرپرستی چلنے والے اسکول اور کالج جس زبوں حالی کا شکار ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔ پرائیوٹ تعلیمی ادارے مہنگے ہونے کے باوجود اسی لیے کامیاب ہیں کہ سرکاری تعلیمی اداروں کے تعلیمی معیار سے کوئی بھی مطمئن نہیں ہو پاتا باوجود اس کے کہ ۶۴ ارب روپے کا بجٹ ہر سال تعلیمی پالیسی کو آگے بڑھانے کے لیے مختص کیا جاتا ہے اور خیر سے وفاق سمیت چاروں صوبوں میں اس کی الگ سے وزارتیں بھی قائم ہیں۔ تعلیمی نظام کو سدھارنے کے لیے ملک بھر میں سینکڑوں افراد پر مشتمل الگ سے عملہ بھی کام کر رہا ہے لیکن اس کے باوجود سرکاری سرپرستی میں چلنے والا نظام تعلیم دن بدن، زوال کا شکار ہے اور سرکار کے مشیروں نے اسی زوال کو اپنے تئیں عروج میں بدلنے کے لیے ''آغا خان فاؤنڈیشن'' کا سہارا لیا ہے، اسے کہتے ہیں نہلے پہ دہلا۔

''وفاق المدارس'' کی مجلس عاملہ پاکستان کے صرف ۲۷ جید علماء پر مشتمل ہے۔اس وفاق کی سرپرستی کوئی وزارت نہیں کررہی ہے اس کے لیے کوئی بجٹ مختص نہیں کیا جاتا ہے، اس وفاق کو چلانے کے لیے کوئی بڑی بڑی حکومتی بلڈنگوں میں دفاتر نہیں بنائے گئے۔قوم کے کروڑوں روپے خرچ کرکے سینکڑوں کا عملہ نہیں رکھا گیا مگر اس کے باوجود ''وفاق المدارس العربیہ'' اب تک ۸ لاکھ ۸۴ ہزار ۶۴۳ طلبہ اور طالبات کو اسناد دے چکا ہے اور صرف ۲۰۰۴ء میں اس تعلیمی بورڈ کے زیر نگرانی امتحان دینے والے طلبہ اور طالبات کی مجموعی تعداد ایک لاکھ ساٹھ ہزار تھی۔ان اعداد و شمار پر نظر ڈالنے کے بعد وفاق المدارس کے اکابر کے قد ہمالیہ سے بھی بلند نظر آتے ہیں۔حکومت کو چاہیے کہ ایسے بلند ہمت، عالی مرتبت دیانت دار علمی شخصیات کی قدر کرے اور حکومتی سرپرستی میں چلنے والے نظام تعلیم کی خرابیاں اور نقائص دور کرنے کے لیے ان نامور شخصیات کی خدمات سے فائدہ اٹھائے۔میں یہ سوچتا ہوں کہ وفاق المدارس کے اکابرین نے ہر قسم کی کرپشن اور لوٹ کھسوٹ سے پاک کامیاب تعلیمی بورڈ قائم کرکے اہل حکومت اور ارباب علم و دانش کے لیے نئی راہیں متعین کردی ہیں:

اب جس کے جی میں آئے پائے وہ روشنی   ہم نے تو دل جلا کے سرعام رکھ دیا

☆☆☆

مہتمم حضرات، پرنسپل صاحبان اور اساتذۂ کرام کے لئے خوش خبری

★ ہر مہتمم اور استاد کی کوشش اور دعا ہوتی ہے کہ اس کے ادارہ کے طلبہ و طالبات اپنا وقت قیمتی بنائیں اور مطالعہ، تکرار، ہوم ورک، واجب المنزل اہتمام سے کریں۔اس مقصد کے لئے ایک بہترین کتاب **مطالعہ کی اہمیت** تیار کی گئی ہے، جس کے بارے میں حضرت مفتی نظام الدین شہید رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''ان شاء اللہ اس کتاب کو پڑھ کر اساتذہ و طلباء کو مطالعہ کرنے کا شوق پیدا ہوگا۔بندہ علماء کرام و طالبان علم سے خصوصی درخواست کرتا ہے کہ اس کتاب کا مطالعہ ایک بار ضرور کریں، اگرچہ کتاب اس کی مستحق ہے کہ اس کا مطالعہ بار بار کیا جائے۔''

★ اسی طرح طلبہ کو اپنے اسلاف اور اکابر کے واقعات بتلا کر ان کے اندر صفاتِ حمیدہ پیدا کرنے کی خواہش ہر مہتمم اور استاد کی ہوتی ہے اس کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور تابعین کرام رحمھم اللہ تعالیٰ کے واقعات کو **صحابہؓ کے واقعات** اور **تابعینؒ کے واقعات** کے نام سے نہایت ہی آسان اردو میں اور دل نشین انداز میں پیش کیا گیا ہے۔یہ دونوں کتابیں بھی ان شاء اللہ طلبہ و طالبات کی تربیت کے لئے مفید رہیں گی۔

ملنے کا پتہ: اسٹاکسٹ مکتبہ بیت العلم G-30 اسٹوڈنٹ بازار، اردو بازار کراچی۔
فون: 2726509، موبائل: 03002161927
ناشر دار الھدیٰ

[illegible]